فہرست مضامین

مجلّہ

دراساتِ دینیہ

(۲۰۲۱ء)

مجلس ادارت

فیکلٹی آف تھیالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ-۲۰۲۰۰۲، یوپی (انڈیا)

ناشر : پبلی کیشن ڈویژن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

ISBN : 978-93-91456-13-9

پنڈت سندر لال کی کتاب: The Geeta And The Quran : ایک مطالعہ

ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی *

عالمی مذاہب کی کتابیں، ان کے شارحین اور معتقدین ، کائنات کی آفاقی حقیقتوں کی اپنی توجیہات وتاویلات میں ایک دوسرے سے قربت واتصال کا رشتہ رکھتے ہیں۔ دنیا کے سات معروف مذاہب: تین سامی (یہودیت، عیسائیت اور اسلام) اور چار غیر سامی مذاہب (ہندومت، بودھ مت، جین مت اور زرتشت مذہب) اپنے آپ کو آسمانی کتابوں کا حامل تصور کرتے ہیں۔ یہ بات الگ ہے کہ موجودہ دنیا کے مذاہب میں سے کسی کی تاریخی سند اور اندرونی شہادت کو وہ مقبولیت حاصل نہیں ہوسکی جو ان کے غیر محرّف متون (devine scripture) کو حاصل رہی ہوگی البتہ ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود یہ شرف قرآن کو حاصل ہے۔

بھارت کی تکثیریت (Pluralism) ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ یہاں یہ موضوع اپنی اہمیت کے متعدد پہلو رکھتا ہے مذاہب کے اس دیش میں مذہبی رنگارنگی کا احساس یہاں کے تمام باشندوں اور ان کے مذہبی رہنماؤں کو رہا ہے۔ تقسیم ملک سے پہلے اور بعد میں متعدد ہندو اہل علم نے اس موضوع کو اپنی تحقیق کا عنوان بنایا ہے۔ پنڈت سندر لال ان میں سے ایک ہیں!

پنڈت سندر لال کی گیتا اور قرآن (اصلاً بزبان ہندی) کو سید اسد اللہ نے جب خوبصورت انگریزی قالب عطا کیا تو ایجوکیشن منسٹر آف انڈیا مولانا ابوالکلام آزاد (م: ۱۹۰۸) کے خصوصی تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ ۱۹۵۵ سے قائم دی انسٹی ٹیوٹ آف دی انڈو مڈل ایسٹ کلچرل اسٹڈیز ،حیدرآباد، دکن۳ کے صدر سید عبداللطیف نے اس کتاب کی بابت اپنے مقدمے میں اس موضوع کی ضرورت واہمیت کے سیاق میں لکھا:

’’مصنف نے اس میں گیتا اور قرآن کی قیمتی تعلیمات کو یکجا کیا ہے۔ دونوں کتابوں کی یکساں وحدتوں کو جمع کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دونوں کے درمیان قربت واتصال کا رشتہ موجود ہے۔ پوری دنیا کے لوگ محسوس کریں گے کہ، سندر لال جیسے مذہبی انسان نے خوشگوار رشتوں کو ایک دوسرے کے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

آج کے نوجوان اسکالرز کو افہام وتفہیم کے ساتھ قربت واتصال کی نئی دریافتوں کی دعوت دیتا ہے۔ اس کوشش کے نتیجے میں متشدد، متعصب مصنفین کی حوصلہ شکنی ہوگی اور دشمنی کی جگہ دوستانہ ماحول کی آبیاری ہوگی۔ اس پرامن فضا کو پروان چڑھانا اور ہر صورت میں اسے باقی رکھنے کی جدوجہد کرنا عصر جدید کی وہ تمدنی ضرورت ہے، جس کا انکار ناممکن ہے۔

تعلیقات وحواشی:

۱۔ پنڈت سندرلال شرما (۲۸ر دسمبر ۱۹۴۰۔ ۲۱ر دسمبر ۱۸۸۱) راجم، ضلع رائے پور کے نزدیک ایک چھوٹی سی بستی Chamshur میں پیدا ہوئے وہ تحریکِ آزادی کے قائدین میں سے تھے۔ گاندھی جی، مدن موہن مالویہ اور راجپت رائے کے ساتھ فکری ہم آہنگی کے ساتھ جدوجہدِ آزادی میں سرگرم حصہ لیا۔ انہوں نے سماجی انصاف، مساوات اور اہنسا کے لئے تحریک چلائی۔ انہوں نے مدھیہ پردیش (چھتیس گڑھ) سے سیاسی وسماجی خدمات کی عظیم مہم چلائی۔ ۱۹۶۰ میں کنڈل نہار ستیا گرہ کے نام سے حکومت برطانیہ کی طرف سے جاری کردہ ظالمانہ آبپاش کے ٹیکس کے خلاف مزاحمت شروع کی۔ نیز ہندو سماج میں جاری ذات پات کے خلاف تحریک چلائی۔ انکی خدمات کے طفیل سندر لال چھتیس گڑھ یونیورسٹی قائم کی گئی۔ (دیکھیں: Pt. Sundar Sharma(en.m. Wikipedia.org) مزید دیکھیں: راقم کی کتاب: ہندو محققین کا مطالعہ قرآن وسنت، مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی ۲۰۱۸ باب اول ودوم۔

۲۔ یہ انسٹی ٹیوٹ ۸ر مارچ ۱۹۵۵ میں قائم ہوا۔ اس کے دستور کی رو سے مقاصد کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

اس ادارے کا مقصد انڈیا اور مڈل ایسٹ کے مابین ثقافتی رشتوں کو مضبوط ومستحکم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے ان خطوں کے فنون اور ادبیات کی معرفت اور ستائش بڑے پیمانے پر کی جائے گی۔ جس کے لئے درج ذیل ذرائع اختیار کئے جائیں گے:

۱۔ تہذیبی وثقافتی پہلوؤں پر محیط کاموں کا متعدد زبانوں میں ترجمہ اور ان علمی کاموں کو متعدد جلدوں میں مرتب ومنظم کرنا۔

۲۔ تاریخی حیثیت کی حامل شخصیات، تحریکات اور افراد پر تحقیق وریسرچ کو فروغ دینا۔

۳۔ لکچر اور محاضرات منعقد کرنا، ایک انگریزی جرنل کا اجراء اور ہم مقصد تہذیبی اداروں کے ساتھ اشتراک وتعامل کرنا۔ (دی گیتا اینڈ دی قرآن۔ ص:۱)

۴۔ Sundar Lal, The Gita And the Qur'an, Institute of Indo-Middle East Culture Studies, Hydrabad- Foreword, vii Feb. 1,1957